



**Quarterly**

# **Marifat-e-Islam**

(Research Journal)  
Volume 2, Issue 7

Title:

A Critical Study of Socio-Cultural impacts of  
Valentine Day in Pakistani Society

پاکستانی معاشرہ پر ویلنٹائن ڈے کے ثقافتی و سماجی اثرات کا  
تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

Author(s):

Mr. Allah Ditta

مسٹر اللہ دتہ

Muhammad Ramzan Saeedi

محمد رمضان سعیدی

Published on:

Apr – Jun 2020

Publisher:

ون نیس مسلمز، فیصل آباد

onenessmuslims@gmail.com

Marifat-e-Islam



Mr. Allah Ditta

Muhammad Ramzan Saeedi



# پاکستانی معاشرہ پر ویلنٹائن ڈے کے ثقافتی و سماجی اثرات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ

## A Critical Study of Socio-Cultural impacts of Valentine Day in Pakistani Society

مسٹر اللہ دتہ

Mr. Allah Ditta

محمد رمضان سعیدی

Muhammad Ramzan Saeedi

### ABSTRACT

The festival of Valentine is celebrated on 14 February every year as a symbol of Love almost all over the world and especially in Europe. This festival has been imported from the West in Pakistan and the segment that is inspired by the West in every sphere of work, may observe it in a great style. Some innocent people take it lightly and join them in celebrating the festival. The scholars have played a significant role in describing and discussing the reality and status of this festival in shariah perspective and strived hard to reflect their opinion upon public. In 2017, the Islamabad High Court imposed strict ban on festival celebrations in the country. But a number of people are still celebrating this festival. In this article, the social and cultural impacts of this festival have been reviewed on Pakistani society and recommendations have been made about the impacts of its observance according to Sharia standards.

**Key Words:** Valentine Day, Impacts, Pakistani Society, Shariah

ویلنٹائن ڈے کا تہوار ہر سال چودہ فروری<sup>(۱)</sup> کو پوری دنیا میں بالعموم اور یورپ میں بالخصوص محبت کی علامت کے طور پر منایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بھی یہ تہوار مغرب سے درآمد کیا گیا ہے۔ وہ طبقہ جو کہ مغرب سے متاثر ہے اور ہر کام میں ان کی پیروی و تقلید کو اوج کمال سمجھتے ہیں اس تہوار کو منانا پسند کرتے ہیں۔ دیگر بھولے بھالے لوگ بھی بلا سوچے سمجھے ان کی دیکھا

1: پوری دنیا میں بالعموم مغرب میں اور اس سے متاثرہ ممالک میں یہ تہوار ۱۴ فروری کو منایا جاتا ہے لیکن کیتھولک چرچ کے ماننے والے عیسائی یہ تہوار اس دن نہیں مناتے بلکہ ان کے ہاں اس تہوار کے لیے دو تاریخیں مخصوص ہیں اور وہ ۳۰ جولائی کو یا ۶ جولائی کو یہ تہوار مناتے

ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: [www.wikipedia.org/wiki/Valentine%27s\\_Day](http://www.wikipedia.org/wiki/Valentine%27s_Day) (accessed on 29-08-2018)

دیکھی اس تہوار کو منانے میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ علمائے کرام نے اس تہوار کی حقیقت کے بیان کرنے میں اور عوام کو اس کی شرعی حیثیت سے روشناس کرانے میں کما حقہ کردار ادا کیا ہے۔ دینی طبقے کی کوشش سے ۲۰۱۷ء میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے ملک بھر میں اس تہوار کے منانے پر پابندی لگا دی۔ لیکن لوگوں کی ایک تعداد پھر بھی اس تہوار کو منانے میں پیش پیش ہے۔ اس مقالے میں پاکستانی معاشرہ پر اس تہوار کے سماجی و ثقافتی اثرات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے اور شرعی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے اس کی ترویج و اثرات کے بارے میں سفارشات و تجاویز واضح کی گئی ہیں۔

### اسلامی تہذیب کا ثقافتی و سماجی پس منظر

اسلام ایک کامل و اکمل دین متین کا نام ہے جو اپنے ماننے والوں کو زندگی کے ہر گوشے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے اور کسی بھی لمحے اور کسی بھی میدان میں ان کی رہبری و دستگیری کیے بغیر نہیں رہتا۔ اسلامی تہذیب کی بنیاد اللہ کے نبی ﷺ نے آغاز اسلام میں ہی رکھ دی تھی۔ جس طرح اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے اسی طرح اسلامی تہذیب بھی ایک آفاقی اور عالمگیر تہذیب ہے جس طرح اسلام رہتی دنیا تک قائم رہنے اور لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے آیا ہے اسی طرح اسلامی تہذیب بھی قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مظہر رشد و ہدایت ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی سا بھی شعبہ ہو چاہے سیاسی ہو یا سماجی، معاشی ہو یا ثقافتی، اس کے بارے میں ہر لحاظ سے مکمل رہنمائی اسلامی نظام حیات میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اسلام نے ثقافتی پہلو کو بھی کسی بھی لحاظ سے تشنہ نہیں چھوڑا اور اپنے ماننے والوں کو اس کے بارے بنیادی اصول و کلیات کی وضاحت کر دی ہے۔ اور قیامت تک کے مسائل و جزئیات کے حل کے لیے انہی اصول و کلیات کی روشنی میں ان کی وضاحت کی ذمہ داری اسلام نے اس دور کے ارباب حل و عقد کے سپرد کی ہیں۔ یہ دن شمسی سال کے دوسرے مہینے میں یا یکتھولک چرچ کے مطابق ساتویں مہینے میں منایا جاتا ہے، جب کہ مسلمانوں کا شعار قمری سال ہے نہ کہ شمسی سال۔ اسی لیے اللہ رب العزت قرآن مقدس میں مسلمانوں کو قمری سال کے بارہ مہینوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

”إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ“<sup>(۱)</sup>

”اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں اس روز سے کہ اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اللہ کی کتاب میں ایک سال کے بارہ مہینے لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چار مہینے حرمت کے ہیں یہی دین کا سیدھا راستہ ہے۔

توان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔ اور مشرکوں سے سب مل کر لڑو۔ جیسے وہ تم سے مل کر لڑتے ہیں۔ اور جان لو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

”يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عَيْدًا وَهَذَا عَيْدُنَا“<sup>(۱)</sup>

”اے ابو بکر ہر قوم کی اپنی ایک عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔“

### ویلنٹائن ڈے کا تاریخی پس منظر

اس دن کے تاریخی پس منظر کے بارے میں متعدد روایات بیان کی جاتی ہیں۔ اور یہ روایات اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی مدد سے اس تہوار کے منانے والوں کے لیے خود بھی اس تہوار کی شروعات کے بارے میں کسی حقیقت کو متعین کرنا بہت مشکل ہے۔ یہاں پر اختصار کے پیش نظر چند مشہور روایات ذکر کی جاتی ہیں جن کی مدد سے اس تہوار کی شروعات، حقیقت اور غرض و غایت کے تعین کرنے کے ساتھ ساتھ اس تہوار کے ثقافتی و سماجی پہلو کو سمجھنے میں بھی مدد ملے گی۔

شہنشاہ کلاڈیس دوم " کے عہد میں روم کی سرزمین مسلسل جنگوں کی وجہ سے کشت و خون اور جنگوں کا مرکز بنی رہی اور یہ عالم ہوا کہ ایک وقت کلاڈیس کی اپنی فوج کیلئے مردوں کی بہت کم تعداد آئی جس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ روم کے نوجوان اپنی بیویوں اور ہم سفرؤں کو چھوڑ کر پردیس لڑنے کیلئے جانا پسند نہ کرتے تھے اس کا "شہنشاہ کلاڈیس" نے یہ حل نکالا کہ ایک خاص عرصہ کیلئے شادیوں پر پابندی عائد کر دی تاکہ نوجوانوں کو فوج میں آنے کیلئے آمادہ کیا جائے اس موقع پر "سینیٹ ویلنٹائن" نے سینیٹ ماریس کے ساتھ مل کر خفیہ طور پر نوجوان جوڑوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا ان کا یہ کام چھپ نہ سکا اور شہنشاہ کلاڈیس کے حکم پر سینیٹ ویلنٹائن کو گرفتار کر لیا گیا اور اذیتیں دے کر 14 فروری 270ء کو یا 269ء میں قتل کر دیا گیا اس طرح 14 فروری سینیٹ ویلنٹائن کی موت کے باعث اہل روم کیلئے معتبر و محترم دن قرار پایا۔<sup>(۲)</sup>

ایک دوسری روایت کے مطابق ایک پادری جس کا نام ویلنٹائن تھا تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا، کسی نافرمانی کی بناء پر بادشاہ نے پادری کو جیل میں ڈال دیا، پادری اور جیلر کی لڑکی کے مابین عشق ہو گیا حتیٰ کہ لڑکی نے اس عشق میں اپنا مذہب چھوڑ کر پادری کا مذہب نصرانیت قبول کر لیا، اب لڑکی روزانہ ایک سرخ گلاب لیکر پادری سے ملنے آتی تھی، بادشاہ کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے کا حکم صادر کر دیا، جب پادری کو اس

1: بخاری، محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری، محقق محمد زہیر بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة مصورة عن السلطنة بإضافة ترقیم محمد

فواد عبد الباقي، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ، باب سُنة العیدین لأهل الإسلام، حدیث ۹۵۲، جز ۲ ص ۱۷

2: [www.en.wikipedia.org/wiki/Valentine%27s\\_Day](http://www.en.wikipedia.org/wiki/Valentine%27s_Day) (accessed on 29-08-2018)

بات کا علم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی پھانسی کا حکم دیدیا ہے تو اس نے اپنے آخری لمحات اپنی معشوقہ کے ساتھ گزارنے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ایک کارڈ اس نے اپنی معشوقہ کے نام بھیجا جس پر یہ تحریر تھا ”مخلص ویلنٹائن کی طرف سے“ بالآخر 14 فروری کو اس پادری کو پھانسی دیدی گئی اس کے بعد سے ہر 14 فروری کو یہ محبت کا دن اس پادری کے نام ویلنٹائن ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔<sup>(1)</sup>

ایک اور مشہور روایت یہ ہے کہ تیسری صدی عیسوی میں روم میں ویلنٹائن نام کا ایک پادری ایک راہبہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو گیا چونکہ عیسائیت میں راہبوں اور راہبات کے لیے نکاح ممنوع تھا اس لیے ایک دن ویلنٹائن نے اپنی معشوقہ کی تشفی کے لیے اسے بتایا کہ اسے خواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ ۱۴ فروری کا دن ایسا ہے کہ اس میں اگر کوئی راہب یا راہبہ جسمانی تعلقات بھی قائم کر لیں تو اسے گناہ نہیں سمجھا جائے گا راہبہ نے اس پر یقین کر لیا اور دونوں جوش عشق میں سب کچھ کر گزرے کلیسا کی روایات کی یوں دھجیاں اڑانے پر ان کا حشر وہی ہوا جو عموماً ہوا کرتا ہے یعنی ان دونوں کو قتل کر دیا گیا کچھ عرصے بعد چند لوگوں نے انہیں محبت کا شہید جان کر عقیدت کا اظہار کیا اور انکی یاد میں یہ دن منانا شروع کیا۔<sup>(2)</sup>

دوسری طرف کیتھولک انسائیکلو پیڈیا کے مطابق تاریخ میں تین مختلف سینٹ ویلنٹائن کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن ان کا اس محبت کے دن سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔<sup>(3)</sup>

### یورپی معاشرے میں ویلنٹائن ڈے کی ثقافتی و سماجی اہمیت

ویلنٹائن ڈے کے متعلق اور بھی بہت سی روایات مشہور ہیں۔ لیکن ان میں سے زیادہ تر کا تعلق اس دن کو مختلف طرح سے منانے سے ہے۔ چوتھی صدی عیسوی تک اس دن کو تعزیتی انداز میں منایا جاتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اس دن کو محبت کی یادگار کا رتبہ حاصل ہو گیا اور برطانیہ میں اپنے منتخب محبوب اور محبوبہ کو اس دن محبت بھرے خطوط ’پیغامات‘ کارڈز اور سرخ گلاب بھیجنے کا رواج پا گیا۔ برطانیہ سے رواج پانے والے اس دن کو بعد میں امریکہ اور جرمنی میں بھی منایا جانے لگا، اور پھر اس

1: عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے، مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی، اشاعت ۱۴۳۶ھ بمطابق ۲۰۱۵ء، ص ۱۲-۱۱،

2: مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: عبدالوارث ساجد، ویلنٹائن ڈے تاریخ، حقائق اور اسلام کی نظر میں، صبح روشن پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

لاہور پاکستان، اشاعت ۲۰۱۱ء، ص ۳۷-۳۳،

3: Thurston, H. (1912). St. Valentine. In The Catholic Encyclopedia. vol. 15 New York: Robert Appleton Company. Retrieved August 31, 2018

<http://www.newadvent.org/cathen/15254a.htm>

کے اثرات دیگر ممالک تک بھی جا پہنچے اور اس وقت یہ تہوار تقریباً پوری دنیا میں منایا جاتا ہے۔

موجودہ یورپی معاشرہ میں یہ تہوار محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اور اس دن کی مغرب میں اہمیت اب مذہبی نہیں رہی بلکہ یہ تہوار اب ان کی ثقافت اور سماج کا مظہر بن گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ تہوار اب ان کی معیشت کے لیے بھی تقویت و اہمیت کا باعث بن گیا ہے۔ اس دن کے اہتمام کے لیے بہت سی صنعتیں وجود میں آچکی ہیں جن کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کا روزگار اس دن سے وابستہ ہو گیا ہے۔ مشرق کے لوگوں کے مزاج سے چاہے یہ تہوار میل نہ بھی کھاتا ہو لیکن مغرب کے لوگوں کے مزاج سے ہم آہنگ ہے۔ جہاں ہر فرد کو چاہے وہ بالغ ہو یا نابالغ، مرد ہو یا عورت، لڑکا ہو یا لڑکی اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے وہاں اس تہوار کو منانے کے لیے لوگ خوب تیاریاں کرتے ہیں۔ بڑی خوشی کے ساتھ اس تہوار کی آمد کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اور خوب زور و شور کے ساتھ اس تہوار کو منایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس تہوار کو اب مغربی تہذیب کی شناخت و علامت کہا جائے تو شاید غلط نہ ہو۔

### پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کی تاریخ

ملک پاکستان کے عوام ۱۹۹۰ء تک اس تہوار کے بارے میں بہت کم جانتے تھے۔ پھر پرائیوٹ ٹی وی چینلز کے متعارف ہونے سے اور بالخصوص پرویز مشرف کے دور میں جب کہ اس نے ٹی وی چینلز کو نام نہاد آزادی دے دی۔ تو اس تہوار کا چرچا ملک کے کونے کونے تک پہنچ گیا اور جنسی بے راہ روی کے رسیا افراد میں یہ تہوار بہت زیادہ مقبول ہو گیا۔ علماء نے شروع سے ہی اس تہوار کے خلاف اپنی آواز کو بلند کیا۔ ۲۰۰۳ء میں جماعت اسلامی نے اس دن کے منانے پر پابندی کا مطالبہ کیا۔<sup>(۱)</sup> ۲۰۱۴ء میں متفقہ طور پر پاکستان سنی تحریک کے علما بورڈ جس میں مفتی غفران سیالوی سمیت سنی تحریک علما بورڈ کے سو علماء و مفتیان کرام شامل تھے نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ہر سال ۱۴ فروری کو منائے جانے والے اس اخلاق سوز تہوار ویلنٹائن ڈے پر پابندی لگائی جائے۔<sup>(۲)</sup> پشاور اور کوہاٹ ضلع کونسل نے ۱۳ فروری ۲۰۱۶ء کو پشاور اور کوہاٹ میں اس دن کے منانے پر پابندی لگادی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پھولوں اور ویلنٹائن کارڈز کی خرید و فروخت کی بھی ممانعت کردی۔<sup>(۳)</sup> اسلام آباد ہائی کورٹ نے ۱۳ فروری ۲۰۱۷ء میں ملک پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کے منانے پر پابندی لگادی اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو کسی

1: [http://news.bbc.co.uk/2/hi/south\\_asia/2749667.stm](http://news.bbc.co.uk/2/hi/south_asia/2749667.stm) (accessed on 30-08-2018) see:

2: روزنامہ ایکسپریس اسلام آباد ۱۴ فروری ۲۰۱۴ء ص ۲

3: see: <https://www.ibtimes.co.uk/pakistan-valentines-day-celebrations-banned-peshawar-1543705> (accessed on 30-08-2018)

بھی قسم کی کوریج کرنے سے روک دیا۔<sup>(۱)</sup>

آج یہ دن کس طرح منایا جا رہا ہے اور کیا کیا گل کھلائے جا رہے ہیں اس کے بارے میں مفتی فضیل رضا عطاری لکھتے ہیں "اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی و بے حیائی کے ساتھ میل ملاپ تحفے تحائف کے لین دین سے لے کر فحاشی و عریانی کی ہر قسم کا مظاہرہ کھلے عام یا چوری چھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سنا جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فیملی پلاننگ کی ادویات عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ بکتی ہیں اور خریدنے والوں میں اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہوتی ہے۔ گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پر رش میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں۔"<sup>(۲)</sup>

### پاکستانی معاشرے پر ویلنٹائن ڈے کے ثقافتی اثرات

ہر معاشرہ دوسرے معاشروں سے متاثر ہوتا ہے اور دوسرے معاشروں کو عطا کرنے کے ساتھ ساتھ بہت کچھ اخذ بھی کرتا ہے۔ پاکستانی معاشرے پر بھی ویلنٹائن ڈے نے بہت سے اثرات مرتب کیے ہیں سطور ذیل میں ان کی وضاحت کے ساتھ ساتھ اسلامی نقطہ نظر بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

### مغرب کی نقالی و مشابہت

جب یہ دن آتا ہے تو پھولوں کی دکان اور گفٹ شاپس کی فروخت بڑھ جاتی ہے۔ ہوٹلز کی بکنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ پارکس میں رش بڑھ جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہوتا ہے تاکہ اپنے پریمی ویلنٹائن سے ملاقات کی جاسکے۔ شراب کی خرید و فروخت اور فیملی پلاننگ کی ادویات بھی عروج پر رہتی ہیں۔ یہ سارے معاملات کرنے کی وجہ سے ویلنٹائن ڈے، یوم محبت کا تہوار منانے سے مغرب اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت میں اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ مغرب کی اندھی تقلید میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ویلنٹائن ڈے منانے کا مطلب مشرک رومی اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اور کسی قوم کی مشابہت اختیار کرنا اسی قوم میں سے ہونے کے مترادف ہے۔

اللہ جلّ جلالہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

1: see: <https://www.geo.tv/latest/130958-Islamabad-High-Court-bans-Valentines-day-celebrations-in-public-places> (accessed on 30-08-2018)

”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ (1)

”جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے۔“

نیز صادق و مصدوق ﷺ کا یہ فرمان عالیشان بھی رہنمائی کے لیے کافی ہے کہ:

”لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، شَيْبًا شَيْبًا وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ  
قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ: فَمَنْ“ (2)

”تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی بالشت بر بالشت اور ہاتھ بر ہاتھ پیروی کرو گے، حتیٰ کہ اگر وہ گاوہ کے بل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی میں اس میں داخل ہو گے، ہم نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون؟“

آج یہ فرمان ہر لحاظ سے پورا ہوتا نظر آ رہا ہے کہ لوگ مغرب کی تقلید میں اس حد تک آگے چلے گئے ہیں کہ انہیں شریعت کے احکامات اور اللہ رسول کے فرامین بھی یاد نہیں اور جن کو یاد ہیں وہ اس سے اعراض کرتے نظر آ رہے ہیں۔ دراصل انہیں غالب فکر اور ترقی یافتہ قوم کی پیروی ایک قدرتی امر معلوم ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے لوگ مغرب کی اندھی تقلید کا شکار ہیں اور روکنے کے باوجود آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی نقالی و مشابہت سے اعراض کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ امر انتہائی ناپسند تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ کسی جنازے کے ساتھ قبرستان جاتے تو تب تک کھڑے رہتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھ دیا جاتا۔ ایک دن ایک یہودی عالم آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ (اس نے آپ ﷺ کو کھڑے دیکھ کر) کہا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں تو اللہ جبار اللہ کے نبی ﷺ نے کیا کیا اس کو حضرت عبادہ بن صامت سنی نے یوں بیان کیا ہے کہ:

”فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اجْلِسُوا خَالِفُوهُمْ“ (3)

”آپ ﷺ اس کی یہ بات سن کر بیٹھ گئے اور دوسرے لوگوں سے بھی فرمایا تم بھی اس کی مخالفت کرو

1: ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني، م ۲۷۵ھ، سنن ابو داؤد، محقق محمد محیی الدین عبد

الحمد، المكتبة العصرية صيدا بيروت، ط ندارد، جز ۴ ص ۴۴، کتاب اللباس، باب فی لبس الشجرة، حدیث ۴۰۳۱

2: بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، باب قول النبی ﷺ: «لَتَتَّبِعَنَّ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ» حدیث ۳۱۹، جز ۹، ص ۱۰۳

3: ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، م ۲۷۵ھ، سنن ابو داؤد، جز ۳ ص ۲۰۴، کتاب الفرائض باب القیام للجنائز، حدیث ۳۱۷۶



اور بیٹھ جاؤ۔“

## کفار سے محبت

دور حاضر میں ویلنٹائن ڈے منانے کا مقصد ایمان اور کفر کی تمیز کئے بغیر تمام لوگوں کے درمیان محبت قائم کرنا ہے۔ اور یہ تہوار جتنا زیادہ فروغ پائے گا اتنا ہی کفار سے محبت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ اور اس میں شک نہیں کہ کفار سے دلی محبت ممنوع ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

”لَا يَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ“ (1)

”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ جل جلالہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔“

## بے باکی اور آزادانہ میل ملاپ

اس موقع پر نکاح کے بندھن سے قطع نظر ایک آزاد اور رومانوی قسم کی محبت کا اظہار کیا جاتا ہے جس میں لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ ملاپ تحائف اور کارڈز کا تبادلہ اور غیر اخلاقی حرکات کا نتیجہ زنا اور بد اخلاقی کی صورت میں نکلتا ہے جو اس بات کا اظہار ہے کہ ہمیں مرد اور عورت کے درمیان آزادانہ تعلق پر کوئی اعتراض نہیں ہے! اہل مغرب کی طرح ہمیں اپنی بیٹیوں سے عفت مطلوب نہیں! اور اپنے نوجوانوں سے پاک دامنی درکار نہیں! قرآن کریم، میں ایسوں کے لیے دنیا و آخرت میں درد ناک عذاب کی وعید وارد ہے:

”إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ (2)

”جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی یعنی (تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا

اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہو گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے جو معاشرہ قائم فرمایا اس کی بنیاد حیا پر رکھی جس میں زنا کرنا ہی نہیں بلکہ اس کے اسباب پھیلانا بھی ایک جرم ہے مگر اب لگتا ہے کہ آپ ﷺ کے امتی حیا کے اس بھاری بوجھ کو زیادہ دیر تک اٹھانے کیلئے تیار نہیں بلکہ اب وہ حیا

1: المجادلہ ۵۸: ۲۲

2: النور ۱۹: ۲۴

کے بجائے وہی کریں گے جو انکا دل چاہے گا جو کہ یقیناً مذموم ہے۔

## بے حیائی و بے شرمی کا فروغ

آج انگریزی تہذیب کے دلدادہ لوگ انگریزوں کی تقلید میں ویلنٹائن ڈے بڑے شوق سے مناتے ہوئے نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں بے حیائی اور بے شرمی عام ہوتی چلی جا رہی ہے۔ یہ لوگ اسلامی اصولوں کی کھلم کھلا دھجیاں اڑاتے ہیں۔ یہ تہوار بے حیائی اور بے شرمی کو عام کرنے کی ایک خطرناک سازش ہے۔ اس لیے کہ حیا دین کا ایک اہم شعبہ ہے اور جب حیا نہ رہے تو پھر دین بھی باقی نہیں بچتا چنانچہ اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ“<sup>(۱)</sup>

”ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا (بھی) ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔“

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (ایک مرتبہ) کسی انصاری صحابی کے پاس سے گزرے اور (ان کو دیکھا) کہ وہ اپنے بیٹے کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”دَعُوهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ“<sup>(۲)</sup>

”(حیا کے بارے میں) اس کو (نصیحت کرنا) چھوڑ دو اس لئے کہ حیا ایمان میں سے ہے۔“

یعنی اگر حیا ہے تو ایمان ہے اور اگر حیا نہیں تو ایمان بھی نہیں رہتا اسی لیے ایک دوسری حدیث میں جو حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک حیا اور ایمان دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں تو جب ایک اٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔“ امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے<sup>(۳)</sup>۔ چنانچہ جب حیا باقی نہ رہے تو پھر نہ دین رہتا ہے نہ ایمان اور نہ عزت و حمیت نتیجہ بندہ بے غیرت ہو جاتا ہے اسی لیے اللہ کے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کالوگوں نے سابقہ انبیاء کے کلام سے جو باتیں اخذ کیں ان میں سے یہ بھی تھی کہ:

”إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ“<sup>(۴)</sup>

1: بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، م ۲۵۶ھ، صحیح بخاری جز ۱ ص ۱۱، حدیث ۹، باب اُمُورِ الْإِيمَانِ،

2: ایضاً، جز ۱ ص ۱۴، حدیث ۲۴، باب: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ،

3: دیکھیں:- الحاکم، محمد بن عبد اللہ، النسیابوری المعروف بابن البیج، م ۴۰۵ھ، المستدرک علی الصحیحین، تحقیق مصطفیٰ عبد القادر عطاء،

دارالکتب العلمیۃ بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء، جز ۱ ص ۷۳، حدیث ۵۸،

4: محولاً بالا، جز ۸ ص ۲۹، حدیث ۶۱۲، باب إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ،

”جب توحیانہ کرے تو پھر توجو چاہے کر۔“

اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ آئے کہ اظہار محبت اور ملاقات میں کونسی قباحت ہے تو ان آیات پر غور کیجئے ارشاد ربانی ہے:

”وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى“<sup>(۱)</sup>

”اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔“

اللہ کا پسندیدہ دین تو عورتوں کو بلا ضرورت گھروں سے باہر نکلنے سے اور زینت کے اظہار سے روک رہا ہے اور سورۃ نور میں حکم دیا گیا کہ اپنی زینت غیر محرموں پر ظاہر نہ کرو اسی آیت کے آخر میں ہے:

”وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ“<sup>(۲)</sup>

”اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔“

توجو دین زور سے پاؤں مار کر چلنے سے بھی منع فرما رہا ہے وہ کیسے ان بے حیائیوں کی اجازت دے گا مفتی فضیل رضا عطاری نے نہ صرف اس دن کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کے وداعی اور متعلقات کو بھی ناجائز قرار دیا ہے اس دن پر دیئے جانے والے تحفوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ”عاشق و معشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں۔ وہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔“<sup>(۳)</sup>

## اسلامی ثقافت سے اعراض و دوری

اس تہوار کی وجہ سے ملک میں مغربی تہذیب کو فروغ ملا ہے اور مغربی تہذیب کی نفاذ پذیری میں اضافہ ہوا ہے۔ لوگ تو پہلے ہی مغرب کے غلام بن کر رہ گئے ہیں اس تہوار کے فروغ پانے سے لوگوں کا رجحان اسلامی تہذیب کی طرف کم ہو گیا ہے۔ جب کہ بحیثیت مسلمان ہمیں اپنی تہذیب و ثقافت کو زندہ رکھنا ہے۔ اس تہوار کی وجہ سے عوام اسلامی ثقافت سے اعراض کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جب کہ اسلامی تہذیب و ثقافت کے مظہر عیدین اور دیگر برکت والے ایام (عاشورہ، عرفہ وغیرہ) ہیں۔ چنانچہ اسلام نے مسلمانوں کو صرف اسلامی تہوار (دو عیدیں) منانے کا حکم دیا ہے اور کسی بھی قسم کے غیر اسلامی

1: الاحزاب ۳۳:۳۳

2: النور، ۳۱:۲۴

3: عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے ص ۲۳

تہوار کے منانے سے منع کیا ہے۔ غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونے سے متعلق مسئلہ زیر بحث پر عمومی تبصرہ کرتے ہوئے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی لکھتے ہیں: "اسی طرح غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت درست نہیں۔ اسلام اس معاملہ میں بہت غیرت مند اور متحس واقع ہوا ہے۔ اسی لیے اسلام نے ان آستانوں (نصب) پر قربانی کو درست قرار نہیں دیا جہاں بت پرست قربانی کیا کرتے تھے۔ بعض صحابہ نے حضور ﷺ سے اہل ایران کی طرح نیرو و مہرجان کی عید منانے کی اجازت چاہی۔ لیکن آپ ﷺ نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔ طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور استواء کے وقت نماز سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس وقت آفتاب پرست اور بت پرست قومیں عبادت کیا کرتی تھیں، یوم عاشوراء کا روزہ یہود بھی رکھتے تھے، اس لیے امتیاز کے لیے اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملانے کا حکم فرمایا گیا۔ جو دین، اسلام و کفر کے معاملہ میں اس قدر غیرت مند ہو، کیوں کر سوچا جاسکتا ہے کہ وہ غیر اسلامی تہواروں میں اور ان کی رنگ رلیوں میں شرکت کی اجازت دے گا اور اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گا۔ یہ ایک طرح کا کفر کا تعاون ہے جس سے قرآن نے منع کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

مولانا امجد علی اعظمی غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "کفار کے تہواروں میں شریک ہونا حرام اور سخت حرام بلکہ کفر ہے۔ خصوصاً جب کہ انہیں کے مثل اونکے تمام کاموں میں شرکت کرے حدیث میں ارشاد فرمایا: "من کثر سواد قوم فهو منهم"<sup>(۲)(۳)</sup> اس سے متعلق فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: "کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔"<sup>(۴)</sup> جیسے رام لیلا اور جنم اسٹی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔

### سماجی اثرات

اس تہوار نے پاکستانی معاشرہ نے مختلف سماجی اثرات بھی مرتب کیے ہیں۔ ذیل میں ان کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

- 1: خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل، مکتبہ فارقلیط اردو بازار لاہور، طن۔ م، ج ۱ ص ۶۷
- 2: یہ حدیث ضعیف ہے۔ دیکھیں: دیلمی، ابو شجاع شیروہ بن شہر دار بن شیروہ الدیلمی الحمدانی الملقب اَلْکَلْبِی، ۵۰۹ھ، الفردوس بمأثور الخطاب، تحقیق السعید بن بسوینی زغلول، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، سنۃ النشر ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۶ء، جز ۳، ص ۱۳۵، حدیث ۵۶۲۱
- 3: اعظمی، امجد علی، بہار شریعت، مکتبۃ المدینہ کراچی، ط ۱، ج ۱ ص ۱۸۳
- 4: امجدی، مولانا جلال الدین احمد، فتاویٰ فیض الرسول، شبیر برادر زار دو بازار لاہور، اشاعت ۱۹۹۳ء، ج ۳ ص ۲۹۲

## خاندان بحیثیت ادارہ کا کمزور ہونا

انسان کو نیک اور متقی بنانے میں سب سے زیادہ مؤثر ”گھر کا ماحول“ ہوتا ہے کیوں کہ گھر ہی وہ کارخانہ ہے جہاں نیکی، زہد و تقویٰ اور علم و عمل کے اوزار سے ایک معیاری انسان تیار ہوتا ہے اور گھر یلو تربیت ہی اخلاق و کردار کو اعلیٰ بنانے میں سب سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اس تہوار کی وجہ سے خاندان کی گرفت اپنے زیر کفالت افراد پر کمزور پڑ گئی ہے۔ بچے اپنے من مانیاں کرتے نظر آتے ہیں۔ جب انہیں روکا جاتا ہے تو وہ بد تمیزی پر اتر آتے ہیں اور مجبوراً والدین ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور بچوں کو اپنی مرضی پوری کرنے کے لیے کھلی چھوٹ مل جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوان نسل میں ادب و احترام اور اخلاقی اقدار کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بے حیائی، ڈھٹائی اور بے شرمی کے جذبات کو فروغ ملا ہے۔ بنیادی اسلامی تعلیمات اور بچوں کی مناسب تربیت نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق مشترکہ خاندانی نظام پاکستان میں کمزور پڑتا جا رہا ہے اور والدین کو اولڈ ہومز میں بھیجے کارواج بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

## تعیشات و لذات میں اضافہ

اس تہوار نے اور مغرب نظریات کے فروغ پانے کی وجہ سے جہاں اور بہت سی غلط باتوں نے فروغ پایا ہے۔ وہیں معاشرے میں عیش پسندی، غریب لوگوں میں امراء کی نقل کار حجان اور نفسانی خواہشات کے حصول کو بھی بڑھا دیا ہے۔ ان کی وجہ سے حرام کمائی کمانے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ لوگ تعیشات، لذات، نفسانی خواہشات اور گرل فرینڈز کے مطالبات وغیرہ کو پورا کرنے کے لیے جب اپنی حلال کمائی سے اسے پورا نہیں کر پاتے تو وہ حرام کمائی کا سہارا لیتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی بے حیائی پر مبنی خواہشات پوری کرنا چاہتے ہیں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:-

”وَإِذَا أَرَدْنَا أَنْ نُهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا“<sup>(۲)</sup>

”اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ہو تو وہاں کے امیر لوگوں کو بے حیائی پر مامور کر دیا تو وہ

نافرمانیاں کرتے رہے پھر اس پر عذاب کا حکم بھیج دیا اور ہم نے اسے ہلاک کر ڈالا۔“

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بگاڑ و فساد اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ بے حد خوشحالی اور جاہ و حشمت کے ساتھ حکمرانی بھی ہوتی ہے۔ اور یہ تعیش پسندی، جاہ و حشمت اور نفسانی خواہشات جن کی وجہ سے بے حیائی کو فروغ

1: see: <http://www.bitlanders.com/blogs/joint-family-system-in-pakistan/250633>

(accessed on 28-08-2018)

ملے عذاب الہی کا سبب ہیں۔

## زنا کے رجحان میں اضافہ

پاکستان دنیا کے ان ممالک میں سے ایک ہے کہ جہاں زنا کے معاملات دیگر ممالک سے بہت کم ہیں لیکن مغرب کے بڑھتے ہوئے تسلط نے اس لعنت کو بھی ہوا دی ہے اور اس میں بھی اچھا خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ خاص طور پر ویلنٹائن ڈے پر تو اس کی بھرمار ہوتی ہے مگر چونکہ اس میں فریقین کی مرضی شامل ہوتی ہے اس لیے یہ رپورٹیں باہر نہیں آتیں۔ اس دن کی بدولت انگلینڈ کے ایک پرائمری اسکول میں 10 سال کی 39 بچیاں حاملہ ہوئیں۔<sup>(1)</sup> غور کیجئے یہ تو پرائمری اسکول کی دس سالہ بچیوں کے ساتھ سفاکیت کی خبر ہے وہاں کے نوجوانوں لڑکے لڑکیوں کے ناجائز تعلقات اور اس کے نتیجے میں حمل ٹھہرنے اور اسقاط حمل کے واقعات کی تعداد پھر کتنی ہوگی اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ انگلینڈ دنیا کے ان دس ممالک میں شامل ہے کہ جہاں زنا بہت زیادہ ہوتا ہے۔<sup>(2)</sup> دوسری طرف اسلام نہ صرف زنا سے روکتا ہے بلکہ ہر اس کام سے روکتا ہے کہ جو زنا کے قریب کر دے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

”وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا“<sup>(3)</sup>

”اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ یہ کھلی ہوئی بے حیائی ہے اور نہایت برا راستہ ہے۔“

غیر شادی شدہ افراد کیلئے زنا کی سزا کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

”الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةً جَلْدَةٍ . وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، وَلَيَشْهَدَ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ“<sup>(4)</sup>

”جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے

دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک

گروہ حاضر ہو۔“

1: عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے، ص ۱۳

2: see: <https://www.mirror.co.uk/news/world-news/adultery-countries-most-unfaithful-5188791> (accessed on 28-08-2018)

3: بنی اسرائیل، ۳۲:۱۷

4: النور، ۲:۲۴

## محبت کی شادیوں کا فروغ

اس محبت کے تہوار و یادگار نے محبت کی شادیوں کو فروغ دیا ہے اور معاشرے میں والدین و خاندان کی مرضی سے شادی کرنے کی بجائے لومیرج میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ نوجوان نسل والدین کے مشورے سے شادی کرنے کی بجائے محبت کی شادی کرنے کی طرف زیادہ مائل نظر آتے ہیں جس کی وجہ سے زیادہ تر شادیاں ناکام نظر آتی ہیں۔ پاکستان میں بھی محبت کی شادیاں زیادہ تر ناکام ہی رہتی ہیں۔ ۲۰۱۵ء کی ایک رپورٹ کے مطابق جس میں گوجرانوالہ ضلع کی فیملی کورٹس سے ڈیٹا اکٹھا کیا گیا۔ ان اعداد و شمار کے مطابق ان کورٹس میں ۵۰۰۰ کیس طلاق کے لئے گئے۔ جن میں سے ۴۵۰۰ جوڑوں کی علیحدگی کروا دی گئی۔ ان میں ۳۰۰۰ جوڑوں نے محبت کی شادی کی تھی۔<sup>(۱)</sup> پاکستان میں یہ شرح یورپی ممالک سے بہت کم ہے جب کہ یہ تعداد یورپی ممالک میں بہت زیادہ ہے۔

## طلاق کی شرح میں اضافہ

محبت کے اس تہوار، مغرب کی اندھی تقلید اور مغربی طرز زندگی کی پیروی نے طلاق کی شرح کو بہت زیادہ بڑھاوا دے دیا ہے۔ ۲۰۱۶ء میں صرف لاہور میں طلاق کے دس ہزار کیس رجسٹر کیے گئے اور ان میں زیادہ تر محبت کی شادی والے کیس تھے۔<sup>(۲)</sup> ۲۰۱۷ء میں لاہور میں بیس ہزار سے زائد طلاق کے مقدمات دائر کیے گئے۔<sup>(۳)</sup> یعنی ایک ہی سال کے عرصہ میں یہ تعداد دو گنا ہو گئی۔ اسلام آباد کے شہری علاقے میں ۲۰۱۳ء میں ۴۵۰ خواتین نے خلع کے مقدمات دائر کیے اور ۲۱۳ کیس طلاق کے تھے یوں یہ تعداد ۶۶۳ تک پہنچتی ہے۔ ۲۰۱۴ء میں سال کے پہلے ۹ مہینوں میں یہ تعداد ۴۳۰ تھی اور ۲۰۱۶ء میں خلع کے کیسوں کی تعداد میں ہوش ربا اضافہ دیکھنے میں آیا اور یہ تعداد بڑھتے بڑھتے ۱۸۹۰۱ تک جا پہنچی۔<sup>(۴)</sup> یوں اس تہوار اور

1: see: <http://dunyanews.tv/en/Pakistan/319562-In-2015-divorce-rate-was-high-in-love-marriages-i> (accessed on 28-08-2018)

2: see: <https://www.quora.com/What-is-the-divorce-rate-in-Pakistan> (accessed on 28-08-2018)

3: see: <https://defence.pk/pdf/threads/rising-divorce-rates-in-pakistan.536768/> (accessed on 28-08-2018)

4: see: <https://www.theweeklypakistan.com/2017/03/19/alarmingly-high-divorce-rate-in-pakistan-an-issue-to-ponder-upon/> (accessed on 28-08-2018)

مغرب کے بڑھتے غلبہ نے خاندانی نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ شادی شدہ جوڑوں کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے طلاق کی شرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

### خلاصہ بحث

متذکرہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ویلنٹائن ڈے نے ہمارے معاشرے پر بہت سے سماجی و ثقافتی اثرات چھوڑے ہیں۔ ان اثرات کی وجہ سے سماجی طور پر خاندان کی اپنے زیر کفالت افراد پر گرفت کمزور پڑ گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس تہوار نے نوجوان نسل کے آزادانہ میل ملاپ کو اور محبت کی شادیوں کو فروغ دیا ہے جس کی وجہ سے شرح طلاق میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ اور ثقافتی لحاظ سے مغرب کے تسلط کو فروغ دیا ہے اسلامی تہذیب و ثقافت سے اعراض و دوری میں اضافہ ہوا ہے۔ بد نگاہی، بے پردگی، بے حیائی، بے باکی و بے شرمی، فحاشی و عریانی کے ساتھ ساتھ جنسی بے راہ روی کو بڑھاوا ملا ہے۔ ان اثرات کو کسی لحاظ سے بھی مثبت نہیں کہا جاسکتا۔ ایسے حالات میں ہمیں اپنی تہذیب و تمدن، ثقافت و روایات کو اپنانا چاہیے۔ اغیار کی اندھی تقلید سے باز رہنا چاہئے اور جان لینا چاہیے کہ یوم تجدید محبت منانے کے نام پر کھلم کھلا بے راہ روی کی ترغیب دی جا رہی ہے اور اسلامی معاشرے میں ان غیر مسلموں کے تہواروں کو جان بوجھ کر ہوا دی جا رہی ہے تاکہ مسلمان اپنے مبارک اور پاک تہوار چھوڑ کر غیر اسلامی تہوار منا کر اسلام سے دور ہو جائیں۔ نیز اس دن محبت کا اظہار اگر خاوند بیوی سے اور بیوی خاوند سے ہدیہ اور تحفہ و تحائف وغیرہ دے کر یا اسکے علاوہ کرے تو وہ سارا سال روا ہے اس دن کی تخصیص نہیں، البتہ ایسے ہدایہ و تحائف کہ جن سے کفار سے مشابہت ظاہر ہو ان سے اجتناب لازم ہے نیز واضح رہے محبت فقط مرد اور عورت کے مابین منحصر نہیں بلکہ اللہ جل جلالہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور خیر و بھلائی کے کام کرنے والوں اور اصلاح اور دین سے محبت کرنے والوں اور دین کی مدد کرنے والوں سے محبت کرنا بھی شامل ہے، اور اسی طرح بہت ساری اور بھی محبتیں ہیں جو اسلام ہمیں بتلاتا ہے ان میں کو شیاں رہنا ہمارے لیے دارین کی سعادتوں کا باعث اور نجات اخروی کا ذریعہ ہے۔



## کتابیات

1. القرآن الکریم
2. ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابو داؤد، المکتبۃ العصریہ، صیدا، بیروت، لبنان، سن
3. اعظمی، امجد علی، مفتی، بہار شریعت، مکتبۃ المدینہ، کراچی، سن
4. امجدی، جلال الدین احمد، مولانا، فتاویٰ فیض الرسول، شبیر برادرز، اردو بازار، لاہور، ۱۹۹۳ء
5. بخاری، محمد بن اسماعیل صحیح بخاری، دار طوق النجاة مصورة عن السلطنة باضافه، الطبعة الاولى، ۱۴۲۲ھ
6. حاکم، محمد بن عبد اللہ، نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، الطبعة الاولى، ۱۹۹۰ء
7. خالد، سیف اللہ، جدید فقہی مسائل، مکتبہ فارقلیط، اردو بازار، لاہور، سن
8. ویلمی، شیروید بن شہر دار، الفردوس بمانور الخطاب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۹۸۶ء
9. ساجد، عبدالوارث، ویلنٹائن ڈے تاریخ، حقائق اور اسلام کی نظر میں، صبح روشن پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۱ء،
10. عطاری، مفتی فضیل رضا، ویلنٹائن ڈے، مکتبۃ المدینہ، فیضان مدینہ، باب المدینہ کراچی، ۲۰۱۵ء،
11. روزنامہ ایکسپریس، اسلام آباد، پاکستان
12. www.bitlanders.com
13. www.defence.pk
14. www.dunyanews.tv
15. www.ibtimes.co.uk
16. www.geo.tv
17. www.mirror.co.uk
18. www.news.bbc.co.uk
19. www.newadvent.org
20. www.quora.com
21. www.theweeklypakistan.com
22. www.wikipedia.org